

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University

Solved Assignments Autumn 2026

Course Code:	Code202
Course Name:	مطالعہ پاکستان (Pakistan Studies)
Class:	Matric
Total Credit Hours:	6
Total Assignments:	4
Assignments Last Date:	2027-02-20

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر: 03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہے۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔



Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔



Join Our
WhatsApp Channel

JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

امتحانی مشق نمبر 4

سوال نمبر 1: پاک و ہند کی تاریخ میں سرسید احمد خان کی تعلیمی اور سیاسی خدمات کا تفصیلی جائزہ لیں۔ (کل نمبر: 20)

جواب: سرسید احمد خان کی تعلیمی اور سیاسی خدمات

1857ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد برصغیر کے مسلمان انتہائی مایوسی، تذبذب اور معاشی و تعلیمی پس ماندگی کا شکار ہو گئے۔ انگریز حکمران مسلمانوں کو جنگ کا بنیادی ذمہ دار سمجھتے تھے اور ان کے خلاف سخت انتقامی پالیسی اپناتے ہوئے تھے۔ ان تاریک حالات میں سرسید احمد خان ایک عظیم مصلح اور قائد بن کر ابھرے اور انہوں نے مسلمانوں کو تعلیمی، سیاسی، سماجی اور مذہبی میدانوں میں نئی زندگی عطا کی۔

1- سرسید احمد خان کی تعلیمی خدمات

سرسید احمد خان کا بنیادی فلسفہ یہ تھا کہ مسلمان جدید سائنسی اور مغربی تعلیم حاصل کیے بغیر نہ تو عزت کی زندگی گزار سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے حقوق کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے درج ذیل اہم تعلیمی ادارے اور تحریکیں قائم کیں:

- فارسی اور اردو اسکول (مراد آباد-1859ء): سرسید نے مراد آباد میں ایک اسکول قائم کیا جہاں جدید علوم کی تعلیم کا اہتمام کیا گیا۔
- غازی پور اسکول (1862ء): غازی پور میں ایک اور اسکول قائم کیا جہاں انگریزی اور دیگر جدید مضامین پڑھائے جاتے تھے۔
- سائنٹفک سوسائٹی (1863ء): انگریزی اور دیگر مغربی زبانوں کی اہم سائنسی و ادبی کتب کا اردو میں ترجمہ کرنے کے لیے سائنٹفک سوسائٹی قائم کی تاکہ مسلمان جدید علوم سے واقف ہو سکیں۔
- ایم اے اوہائی اسکول و کالج علی گڑھ (1875ء/1877ء): 1875ء میں ایم اے اوہائی اسکول قائم ہوا جو 1877ء میں ایم اے او کالج بن گیا۔ یہی ادارہ بعد میں 1920ء میں 'علی گڑھ مسلم یونیورسٹی' کی شکل اختیار کر گیا جو تحریک پاکستان کا فکری مرکز ثابت ہوا۔
- محمدن ایجوکیشنل کانفرنس (1886ء): اس کانفرنس کا مقصد برصغیر کے تمام مسلمانوں کو تعلیمی نقطہ نظر سے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا اور تعلیمی بیداری پیدا کرنا تھا۔

2- سرسید احمد خان کی سیاسی خدمات

- سرسید نے مسلمانوں کی سیاسی رہنمائی بھی انتہائی دانشمندی سے کی۔ ان کی اہم سیاسی خدمات درج ذیل ہیں:
- رسالہ اسباب بغاوت ہند (1858ء): اس رسالے میں سرسید نے بے باکی سے ثابت کیا کہ 1857ء کی جنگ صرف مسلمانوں کی سازش نہیں تھی بلکہ انگریز حکومت کی غلط پالیسیاں اور عوام کی نالاں صورت حال اس کی بنیادی وجہ تھی۔
 - انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان غلط فہمیوں کا خاتمہ: انہوں نے 'لائل محمد نز آف انڈیا' لکھی اور ثابت کیا کہ مسلمان انگریز حکومت کے وفادار رہ سکتے ہیں اگر ان کے ساتھ انصاف کیا جائے۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

• کانگریس سے دور رہنے کا مشورہ (1885ء): جب 1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس قائم ہوئی تو سرسید نے مسلمانوں کو اس میں شمولیت سے منع کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ کانگریس صرف ہندو اکثریتی مفادات کی نمائندگی کرتی ہے اور مغربی طرزِ جمہوریت میں مسلمانوں کو مستقل اقلیت بنادیا جائے گا۔

• دو قومی نظریہ کی بنیاد (1867ء): 1867ء میں بنارس کے اردو ہندی تنازعے کے موقع پر سرسید نے پہلی بار واضح طور پر فرمایا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں جو کبھی ایک ساتھ نہیں رہ سکتی۔ یہی دو قومی نظریہ قیام پاکستان کی بنیاد بنا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سرسید احمد خان نے برصغیر کے مسلمانوں کو جہالت، جمود اور مایوسی کے اندھیروں سے نکال کر جدید تعلیم اور سیاسی شعور کی روشن راہ دکھائی، جس کے نتیجے میں آئندہ نسلوں نے آزادی ہند اور قیام پاکستان کی منزل حاصل کی۔

سوال نمبر 2: تحریکِ خلافت کے اسباب، مقاصد اور برصغیر کی سیاست پر اس کے اثرات بیان کریں۔ (کل نمبر: 20)

جواب: تحریکِ خلافت - اسباب، مقاصد اور اثرات

تحریکِ خلافت برصغیر پاک و ہند کی سیاسی و مذہبی تاریخ میں ایک اہم اور بے مثال تحریک تھی۔ پہلی جنگِ عظیم (1914ء تا 1918ء) کے بعد ترکی کی خلافتِ عثمانیہ کو بچانے اور مقدس مقامات کی حرمت برقرار رکھنے کے لیے مسلمانوں نے یہ عظیم الشان تحریک چلائی۔ اس کے قائدین میں مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد اور حکیم اجمل خان شامل تھے۔

1- تحریکِ خلافت کے بنیادی اسباب

• ترکی کی جنگ میں شمولیت: پہلی جنگِ عظیم میں ترکی نے برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف جرمنی کا ساتھ دیا۔ برصغیر کے مسلمان ترکی کے سلطان کو اپنا خلیفہ اور عالم اسلام کا روحانی پیشوا مانتے تھے۔
• برطانوی حکومت کے جھوٹے وعدے: جنگ کے دوران برطانوی حکومت نے بھارتی مسلمانوں سے وعدہ کیا تھا کہ جنگ جیتنے کے بعد ترکی کی سلطنت کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا اور مقدس مقامات (مکہ، مدینہ، بیت المقدس) پر خلیفہ کا قبضہ برقرار رہے گا۔

• معاہدہ سیورے (Treaty of Sèvres - 1920ء): جنگ ختم ہونے کے بعد برطانیہ نے اپنے وعدوں کی خلاف ورزی کی اور معاہدہ سیورے کے تحت سلطنتِ عثمانیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور خلافت ختم کرنے کا منصوبہ تیار کیا۔ اس سے مسلمانوں میں شدید اشتعال پھیل گیا۔

2- تحریکِ خلافت کے مقاصد

• ترکی کی خلافتِ عثمانیہ کو بحال اور قائم رکھا جائے۔

• حجازِ مقدس (مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ) اور دیگر مقدس اسلامی مقامات کی حفاظت خلیفہ کے سپرد رہے۔

• ترکی کی جغرافیائی حدود کو جنگ سے پہلے کی حالت پر برقرار رکھا جائے۔

3- تحریک کی سرگرمیاں اور عدم تعاون



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

مسلمانوں نے 1919ء میں 'مجلس خلافت' قائم کی۔ گاندھی اور کانگریس نے بھی اس تحریک کی حمایت کی اور 'تحریک عدم تعاون' (Non-Cooperation Movement) کا آغاز کیا۔ مسلمانوں نے سرکاری ملازمتیں، خطابات، عدالتیں اور تعلیمی ادارے چھوڑ دیے۔ کپڑوں اور دیگر انگریزی اشیاء کا بایکٹ کیا گیا۔

4۔ برصغیر کی سیاست پر تحریک خلافت کے اثرات

- عوامی سیاسی بیداری: تحریک خلافت نے عام المسلمین کو سیاست میں متحرک کیا اور ان کے اندر قربانی اور جدوجہد کا جذبہ پیدا کیا۔
- مسلم قیادت کی تربیت: اس تحریک نے مسلمانوں کو مولانا محمد علی جوہر جیسے مخلص اور بے باک رہنما دیے جنہوں نے آئندہ کی آزادی کی تحریکوں میں اہم کردار ادا کیا۔
- ہندو مسلم اتحاد کا عارضی دور اور ناخوشگوار انجام: تحریک کے دوران ہندو مسلم اتحاد عروج پر پہنچا، لیکن 'چوراچوری' کے پر تشدد واقعے کے بعد گاندھی کے یکطرفہ تحریک ختم کرنے سے یہ اتحاد ختم ہو گیا اور مسلمانوں کو ہندوؤں کی مکارانہ سیاست کا علم ہوا۔
- تحریک ہجرت کا المیہ: علماء کے فتوے پر ہزاروں مسلمانوں نے برصغیر کو 'دار الحرب' قرار دے کر افغانستان ہجرت کی، جہاں افغانستان کی حکومت نے انہیں داخلے سے روک دیا اور مسلمان معاشی و جانی طور پر تباہ ہوئے۔

• مصطفیٰ کمال اتاترک کا قدم: 1924ء میں ترکی میں مصطفیٰ کمال پاشا نے خود خلافت کا خاتمہ کر کے جمہوریہ ترکی قائم کر دیا، جس سے یہ تحریک اپنے منطقی انجام کو پہنچی۔

سوال نمبر 3: 1935ء کے آئین کی اہم خصوصیات اور صوبائی خود مختاری کی وضاحت کریں۔ (کل نمبر: 20)

جواب: 1935ء کا آئین - خصوصیات اور صوبائی خود مختاری

برطانیہ کی پارلیمنٹ نے اگست 1935ء میں 'گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء' پاس کیا۔ یہ آئین گول میز کانفرنسوں، سائنس کمیشن کی رپورٹ اور وائٹ پیپر کی روشنی میں تیار کیا گیا تھا۔ یہ برطانوی ہند کی تاریخ کا سب سے طویل اور تفصیلی آئین تھا اور یہی آئین قیام پاکستان کے بعد 1956ء تک عبوری آئین کے طور پر بھی استعمال ہوا۔

1- 1935ء کے آئین کی اہم خصوصیات

• وفاقی نظام حکومت (All India Federation): آئین میں برصغیر کے لیے ایک وفاقی نظام تجویز کیا گیا جس میں برطانوی ہند کے صوبے اور دیسی ریاستیں شامل ہونی تھیں۔ (تاہم دیسی ریاستوں کے انکار کی وجہ سے مرکزی وفاقی حصہ نافذ نہ ہو سکا۔)

• صوبائی خود مختاری (Provincial Autonomy): اس آئین کی سب سے اہم اور نمایاں خصوصیت صوبوں کو خود مختاری دینا تھی۔ صوبوں میں ڈائری کی (دوہرہ نظام حکومت) ختم کر کے تمام صوبائی محکمے منتخب وزراء کے سپرد کر دیے گئے۔

• مرکز میں دوہرہ نظام (Dyarchy at Center): مرکزی سطح پر اہم محکمے (دفاع، امور خارجہ) گورنر جنرل کے پاس رکھے گئے جبکہ دیگر محکمے وزراء کے سپرد کیے گئے۔

• دو ایوانی مرکزی قانون ساز اسمبلی: مرکز میں ایوانِ بالا (کونسل آف اسٹیٹ) اور ایوانِ زیریں (فیڈرل اسمبلی) کا قیام عمل میں لایا گیا۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

• اختیارات کی تقسیم (Division of Powers): اختیارات کو تین فہرستوں میں تقسیم کیا گیا: وفاقی فہرست (Federal List)، صوبائی فہرست (Provincial List)، اور متوازی فہرست (Concurrent List)۔

• فیڈرل کورٹ (Federal Court): آئینی تنازعات اور قوانین کی تشریح کے لیے دہلی میں ایک فیڈرل کورٹ قائم کی گئی۔

• جدید صوبوں کا قیام: سندھ کو بمبئی سے الگ کر کے مستقل صوبہ بنایا گیا اور اڑیسہ کو بھی نیا صوبہ بنایا گیا۔

2۔ صوبائی خود مختاری کی حقیقت اور تجزیہ

اگرچہ 1935ء کے آئین میں صوبوں کو خود مختاری دی گئی اور 1937ء میں صوبائی انتخابات کے بعد وزارتیں قائم ہوئیں، لیکن اس خود مختاری پر گورنروں اور گورنر جنرل کے پاس موجود 'مخصوص اختیارات' (Special Powers) کا سایہ تھا۔ گورنر کسی بھی وقت صوبائی کابینہ کو برطرف کر سکتا تھا اور ایمر جنسی نافذ کر سکتا تھا۔

قائد اعظم محمد علی جناح نے 1935ء کے آئین کے بارے میں فرمایا تھا کہ 'یہ آئین بنیادی طور پر ناقص اور مکمل طور پر ناقابل قبول ہے'، تاہم اس کے صوبائی حصے کو عملی طور پر آزمانے کی منظوری دی گئی۔

سوال نمبر 4: قرارداد پاکستان 1940ء کے پس منظر اور برصغیر کے مسلمانوں کے لیے اس کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔ (کل نمبر: 20)

جواب: قرارداد پاکستان 1940ء۔ پس منظر اور اہمیت

23 مارچ 1940ء کو لاہور کے منٹو پارک (موجودہ اقبال پارک) میں آل انڈیا مسلم لیگ کے 27 ویں سالانہ اجلاس میں ایک تاریخی قرارداد منظور کی گئی جسے 'قرارداد لاہور' یا 'قرارداد پاکستان' کہا جاتا ہے۔ اس قرارداد نے برصغیر کے مسلمانوں کی جدوجہد کو ایک واضح اور متعین سمت عطا کی۔

1۔ قرارداد پاکستان کا پس منظر

1937ء کی کانگریسی وزارتوں کا تعصب: 1935ء کے ایکٹ کے تحت ہونے والے 1937ء کے انتخابات کے بعد 8 صوبوں میں کانگریس کی حکومتیں قائم ہوئیں۔ کانگریسی وزارتوں نے مسلمانوں پر بندے ماترم کا ترانہ، وندے ماترم، وردھا اسکول اسکیم، اور اردو زبان کا خاتمہ مسلط کرنے کی کوشش کی۔ مسلم کش فسادات کرائے گئے۔ اس 2 سالہ ظالمانہ دور نے مسلمانوں کو یقین دلادیا کہ متحدہ ہندوستان میں ان کا دین، ثقافت اور حقوق محفوظ نہیں رہ سکتے۔

• علامہ اقبال کا خطبہ الہ آباد (1930ء): علامہ اقبال نے 1930ء میں شمال مغربی ہند کے مسلم اکثریتی علاقوں پر مشتمل علیحدہ مسلم ریاست کا تصور پیش کیا تھا۔

• چوہدری رحمت علی کی تجاویز: 1933ء میں چوہدری رحمت علی نے 'پاکستان' کا نام تجویز کیا اور کتابچہ 'Now or Never' شائع کیا۔

• قائد اعظم کی قیادت اور مسلم لیگ کی تنظیم نو: 1937ء کے بعد قائد اعظم نے پورے برصغیر کا دورہ کر کے مسلم لیگ کو عوامی جماعت بنایا اور مسلمانوں کو ایک پرچم تلے متحد کیا۔

2۔ قرارداد کے اہم نکات



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

یہ تاریخی قرارداد بنگال کے وزیر اعظم مولوی اے کے فضل حق (شیر بنگال) نے پیش کی اور چوہدری خلیق الزماں، مولانا ظفر علی خان، بیگم مولانا محمد علی جوہر اور دیگر رہنماؤں نے اس کی تائید کی۔ قرارداد کا بنیادی متن یہ تھا:

متن: "کوئی آئینی منصوبہ مسلمانوں کے لیے اس وقت تک قابل قبول اور عمل درآمد نہیں ہو سکتا جب تک وہ درج ذیل بنیادی اصول پر تیار نہ کیا گیا ہو: یعنی جغرافیائی طور پر متصل اکائیوں کی نئے سرے سے اس طرح حد بندی کی جائے کہ وہ علاقے جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے (مثلاً ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی علاقے) ان کو ملا کر مستقل اور آزاد ریاستیں (Independent States) بنادی جائیں جن میں شامل اکائیوں کو خود مختاری اور اقتدار اعلیٰ حاصل ہو۔"

3۔ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے قرارداد کی اہمیت

- واضح منزل کا تعین: اس قرارداد سے قبل مسلمان اپنے تحفظ اور حقوق کی جنگ لڑ رہے تھے، لیکن 23 مارچ 1940ء کے بعد ان کی جدوجہد کا مقصد علیحدہ وطن 'پاکستان' کا حصول بن گیا۔
- دو قومی نظریہ کا عملی اعتراف: قرارداد نے ثابت کر دیا کہ ہندوستان میں دو بڑی قومیں آباد ہیں اور مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن ہی واحد حل ہے۔
- مخالفین کا رد عمل اور نام کی مقبولیت: ہندو پریس اور گاندھی نے اس قرارداد کی شدید مخالفت کی اور طنزاً اسے 'قرارداد پاکستان' کہا۔ قائد اعظم نے اس نام کو خوش دلی سے قبول کیا اور یہ تحریک 'تحریک پاکستان' بن گئی۔

7 سال میں منزل کا حصول: اس تاریخی قرارداد کی منظوری کے صرف 7 سال بعد 14 اگست 1947ء کو دنیا کے نقشے پر دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت 'پاکستان' وجود میں آگئی۔

سوال نمبر 5: قیام پاکستان کے وقت پیدا ہونے والے ابتدائی مسائل تفصیل سے بیان کریں۔ (کل نمبر: 20)

جواب: قیام پاکستان کے وقت ابتدائی مسائل

14 اگست 1947ء کو پاکستان ایک آزاد اور خود مختار مملکت کے طور پر وجود میں آیا۔ نوزائیدہ مملکت کو قائم ہوتے ہی بے شمار ہولناک اور پیچیدہ مسائل کا سامنا کرنا پڑا، جن کا بنیادی مقصد ہندوستان کی متعصب قیادت کی طرف سے پاکستان کو معاشی و سیاسی طور پر ناپائیدار بنا کر دوبارہ ہندوستان میں ضم کرنا تھا۔

پاکستان کے بنیادی ابتدائی مسائل:

- 1۔ ریڈ کلف ایوارڈ اور غیر منصفانہ حد بندی: باؤنڈری کمیشن کے سربراہ لارڈ ریڈ کلف نے ہندوؤں کی سازش سے حد بندی میں شدید نا انصافی کی۔ مسلم اکثریتی علاقے (مثلاً ضلع گورداسپور، فیروز پور، اور بنالہ) ہندوستان کو دے دیے گئے۔ گورداسپور کی بھارت کو شمولیت ہی کی وجہ سے بھارت کو ریاست جموں و کشمیر تک زمینی راستہ میسر آیا جو مسئلہ کشمیر کی بنیادی وجہ بنا۔
- 2۔ مہاجرین کی آمد اور ان کی آباد کاری: قیام پاکستان کے وقت مشرقی پنجاب اور بھارت کے دیگر علاقوں سے تقریباً 1 کروڑ سے زائد مسلمان ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ راستے میں ہندو اور سکھ بالواسطہ اور بلاواسطہ ہولناک فسادات کر کے لاکھوں مسلمانوں کو شہید اور زخمی کر چکے تھے۔ ان بے گھر، زخمی اور بھوکے مہاجرین کی خوراک، علاج اور آباد کاری نوزائیدہ پاکستان کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

30۔ انتظامی اور دفتری مسائل: پاکستان کے دارالحکومت کراچی میں دفاتر، فرنیچر، ٹائپ رائٹرز، اور دفتری سامان کی شدید قلت تھی۔ سرکاری ملازمین کھلے آسمان تلے درختوں کے نیچے بیٹھ کر کام کرتے تھے۔

ہندوستان نے پاکستان کا حصہ بننے والے ریکارڈ اور فائلیں بھی ہلاک کر دیں۔

40۔ اثاثوں کی غیر منصفانہ تقسیم: برطانوی ہند کے کل 4 ارب روپے کے اثاثوں میں سے پاکستان کا حصہ 750 ملین (75 کروڑ) روپے طے پایا۔ بھارت نے نوزائیدہ پاکستان کو معاشی طور پر مفلوج کرنے کے

لیے 500 ملین (50 کروڑ) روپے روک لیے، جو بعد میں گاندھی کی بھوک ہڑتال کے دباؤ پر جاری کیے گئے۔

50۔ فوجی اثاثوں کی تقسیم: تقسیم کے وقت تمام ملٹری آرڈیننس فیکٹریاں (کل 16 فیکٹریاں) ہندوستان کے علاقے میں واقع تھیں۔ بھارت نے پاکستان کو فوجی سامان، اسلحہ، اور طیارے دینے سے انکار کر دیا یا

ناکارہ وٹوٹا ہوا سامان بھیجا۔

60۔ نہری پانی کا تنازع: 1 اپریل 1948ء کو بھارت نے پاکستان آنے والے تمام مشرقی دریاؤں (راوی، ستلج، بیاس) کا پانی روک دیا، جس سے پنجاب کی زراعت کی تباہی کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ بعد میں 1960ء میں

سندھ طاس معاہدے (Indus Waters Treaty) کے ذریعے یہ مسئلہ حل ہوا Target۔

70۔ ریاستوں کا تنازع (کشمیر، جوناگڑھ، حیدرآباد دکن): جوناگڑھ اور منادور نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا لیکن بھارت نے فوج بھیج کر غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ ریاست جموں و کشمیر میں مسلم اکثریت کے

باوجود راجہ ہری سنگھ نے بھارت سے غیر قانونی الحاق کیا، جس پر پہلی پاک بھارت جنگ (1947-48ء) چھڑ گئی۔

ان تمام بے پناہ اور تباہ کن مسائل کے باوجود، قائد اعظم محمد علی جناح کی عظیم قیادت، ملازمین کے ایثار اور پاکستانی عوام کے بے مثال جذبہ ایمانی کی بدولت پاکستان نہ صرف ان تمام بحرانوں سے کامیابی سے نکلا بلکہ

ایک مضبوط ریاست کے طور پر قائم رہا۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔